کامل اطاعت

غیر مبائعین جو ایک راہ نما اور لیڈر کی حقیقی اطاعت اور فرمانبرداری کے جذبہ سے سراسر محروم ہیں۔ اور جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بھی جو خدا تعالےٰ کی طرف سے حکم و عدل بن کر آئے۔ یہ خیال ہے کہ آپ کی وہی بات قابل تسلیم ہے جسے ان لوگوں کی عقل اور سمجھ درست قرار دے۔ کئی بار جماعت احمدیہ پر اس لئے تمسخر اڑا چکے ہیں۔ کہ مبائعین اپنے امام اور پیشوا کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اگر آپ کی کوئی بات کسی کی سمجھ میں نہ آئے تو بھی اس کے لئے یہی ضروری ہے۔ کہ اس پر عمل کرے۔ اور اپنی عقل کو ناقص قرار دے کر اپنے امام کی اطاعت کا ثبوت دے۔

لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ دینی لیڈر اور پیشوا تو بڑی شان رکھتا ہے۔ تائید الہٰی اس کے شامل حال ہوتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے اسے وہ کچھ دکھایا۔ اور بتایا جاتا ہے جہاں تک دوسروں کی عقل و فکر نہیں پہنچ سکتی اس وجہ سے اس کے احکام اور ارشادات کو اس وقت تک قابل عمل نہ سمجھنا۔ جب تک اپنی کمزور اور ناقص عقل کو ان پر حاوی نہ کر لیا جائے۔ حد درجہ کی نادانی اور جہالت تو ہے ہی۔ دُنیوی لیڈروں اور راہ نماؤں کی اطاعت کے لئے بھی یہی ضروری سمجھا جاتا ہے۔ کہ ان کے احکام کی بلا حیل و حجت۔ اور بغیر عقل کو دخل دیئے تعمیل کی جائے۔ اور کامیابی و کامرانی کے لئے اسے ضروری سمجھا جاتا ہے۔

حال ہی میں گاندھی جی نے کانگرس کی آئندہ جدوجہد کے متعلق ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں سب سے زیادہ زور انہوں نے "کامل وفاداری" پر دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ:۔ "اگر کوئی شخص حقیقی ڈسپلن کا پابند ہو۔ تو وہ بخوشی تمام ہدایات پر چلتا ہے۔ خواہ وہ اسے دلیل کے خلاف ہی کیوں نہ سمجھتا ہو۔ والنٹیر اس وقت اپنی دلیل سے کام لیتا ہے جبکہ وہ جرنیل کا انتخاب کرتا ہے۔ لیکن انتخاب کرنے کے بعد وہ ہر ہدایت پر عمل کرنے سے پیشتر اسے اپنی عقل کی کسوٹی پر پرکھنے میں طاقت اور وقت ضائع نہیں کرتا۔ اس کا یہ فرض نہیں۔ کہ وہ کسی ہدایت پر نکتہ چینی کرے" (پرتاپ ۱۹۔ مارچ)

گاندھی جی نے اس قسم کا ڈسپلن سیاسی جدوجہد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ کامیابی کا یہ اہم اور ضروری گر ہے۔ جس کی صحت میں شک وشبہ کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں پھر دُنیوی لیڈر کے مقابلہ میں دینی پیشوا کی اطاعت اور فرمانبرداری کی اہمیت اور بھی زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ کیونکہ دنیوی لیڈر جو کچھ کہتا ہے۔ اپنی عقل و سمجھ اور تجربہ کی بنا پر کہتا ہے۔ لیکن دینی پیشوا ان تمام ذرائع کے علاوہ جو ایک دُنیوی لیڈر کو میسر ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ وہ ہر مشکل مرحلہ پر خدا تعالےٰ کے حضور نہ صرف خود جھکتا ہے بلکہ اپنے پیروؤں کو بھی جھکاتا ہے۔ اور اس طرح ہر قدم پر اسے خدا تعالےٰ کی طرف سے وہ نور اور روشنی عطا کی جاتی ہے۔ جو تمام اندھیروں کو دُور کر کے کامیابی کا رستہ دکھاتی ہے۔ پس جبکہ دُنیوی مقاصد میں کامیابی کے لئے ایک ایسے لیڈر کی جو محض اپنی عقل اور علم اور تجربہ کے ذریعہ احکام دیتا ہے کامل اطاعت ضروری ہے۔ تو وہ روحانی پیشوا جسے خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت حاصل ہو۔ اس کی فرمانبرداری جس شان کی ہونی چاہیئے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ روحانی راہ نما خواہ خدا تعالےٰ کا مامور اور خلیفہ ہی کیوں نہ ہو اس کی ہر بات کو اپنی عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کے بعد ماننا چاہیئے۔ عقل و سمجھ سے بالکل کورے ہیں۔

دراصل عقل کو اپنا راہ نما بنانے اور دلائل طلب کرنے کا وقت وہ ہوتا ہے۔ جب کسی کو دینی پیشوا منتخب کیا جائے۔ اس وقت جس قدر چھان بین کی جا سکے۔ کرنی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے فضل سے حقیقت آشکار کرے۔ لیکن جب خدا تعالےٰ کی توفیق سے یہ مرحلہ طے ہو جائے۔ تو پھر اطاعت اور فرمانبرداری کا وہ نمونہ دکھانا چاہیئے جس کی مثال کہیں اور نہ پائی جائے۔ اسلام نے یہی بات ذہن نشین کرنے کے لئے اس اقرار کا نام بیعت رکھا ہے۔ جو روحانی پیشوا کے ہاتھ پر کیا جاتا ہے اور جس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ میں نے اپنا سب کچھ آپ کے سپرد کر دیا۔ اب سے میرا مال۔ میری جان۔ میری عزت۔ غرضیکہ سب کچھ آپ کے سپرد ہے اور ظاہر ہے۔ کہ جو شخص اپنے پیشوا کے ساتھ خدا تعالےٰ کو گواہ قرار دے کر یہ عہد کرتا ہے اس کی فرمانبرداری دنیا کی تمام فرمانبرداریوں سے بلند و بالا ہونی چاہیئے۔

خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے جماعت احمدیہ کو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے وجود میں ایسا پیشوا عطا کر رکھا ہے۔ کہ جس کی راہ نمائی میں جماعت مشکلات اور رکاوٹوں کے بڑے بڑے پہاڑ آسانی کے ساتھ طے کرتی جا رہی اور روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ دُعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ حضور کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور جماعت کو بیش از بیش کامل اطاعت کی توفیق بخشے۔ تا کہ کامیابی کی منزل جلد سے جلد قریب آئے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ امان ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کل بعد نماز عصر تبدیلی آب وہوا کے لئے بذریعہ موٹر راجپورہ متصل بھیرو چیچی تشریف لے گئے۔ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی ہمراہ ہیں۔ حضور نے مقامی امیر حضرت مولوی شیر علی صاحب اور امام الصلوٰۃ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی ابوالعطاء صاحب اور قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری گوجرانوالہ میں غیر مبایعین کے ساتھ مناظرہ کے لئے اور جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بھیرہ بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) محمد احمد صاحب داؤد احمد صاحب اور بشیر احمد صاحب قادیان امسال فسٹ ایئر کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں (۲) چودھری دوست محمد خان صاحب ایم۔ اے جہلم بیمار ہیں (۳) عنایت الرحمٰن صاحب وزیر آباد بعض مشکلات میں مبتلا ہیں (۴) مدرسہ احمدیہ قادیان کی ساتویں جماعت کے طلباء کا امتحان ہونے والا ہے۔ (۵) اہلیہ صاحبہ بابو غلام رسول صاحب سب پوسٹماسٹر ڈلوال بیمار ہیں (۶) ماسٹر رکن الدین صاحب مٹھا خیل کا ایک عزیز عماد الدین بیمار ہے۔ (۷) منشی کلیم الرحمٰن صاحب قادیان کی والدہ صاحبہ اور لڑکی بیمار ہیں۔ بیماروں کی صحت اور امتحانات میں شریک ہونے والوں کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

اعلانات نکاح

(۱) ۲۴ مارچ ۱۹۴۰ء کو حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے سید محمود شاہ صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر پولیس ضلع گجرات کا نکاح مسماۃ بلقیس بیگم صاحبہ بنت ملک فضل حسین صاحب مرحوم سب انسپکٹر پولیس ساکن دھامہ ضلع گجرات کے ساتھ بمبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے برکت کا موجب بنائے۔ خاکسار احمد الدین سیکرٹری جماعت احمدیہ گگرالی (۲) سید نذیر احمد صاحب ولد سید غلام فرید صاحب ساکن کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ کا نکاح مبلغ چھ صد روپیہ مہر پر مسماۃ فتح خاتون بیگم بنت سید عبد العزیز شاہ صاحب ساکن کاہنواں سے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۲۵ امان کو پڑھا۔ خاکسار نصر اللہ خان داتہ زید کا۔

(۳) اقبال بیگم بنت مرزا عمر بیگ صاحب قادیان کا نکاح قاضی عبد المالک ساکن ہری پور ہزارہ حال ملازم کنٹرولر ملٹری اکونٹس پشاور سے بعوض مہر پانچ صد روپیہ ۲۴ تبلیغ کو حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ ناظر امور عامہ (۴) میری لڑکی مسماۃ محمد بی بی کا نکاح ۲۲ مارچ ۱۹۴۰ء کو مسمی نور محمد ولد غلام محمد قوم ارائیں ساکن کلیان پور چک ۴۲۳ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور سے مبلغ چھ صد روپیہ مہر پر منشی عبد الغنی صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ اوجلہ نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار چودھری غلام حسین سکنہ اوجلہ

ولادت

(۱) شیخ غلام محمد صاحب تلکے عالی ضلع گوجرانوالہ کے ہاں ۱۶ مارچ کو لڑکا (۲) ہدایت اللہ صاحب سربراہ نمبردار چک ۳۵ جنوبی سرگودھا کے ہاں ۲۹ فروری کو لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے محمد لقمان نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے

دعائے مغفرت

میری لڑکی ولیہ بیگم ۱۷ مارچ کو ایک بچہ عمر ۲ سال چھوڑ کر وفات پا گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار میرزا مولا بخش فیض باغ لاہور

انجمن زمینداره علاقہ بانگر کے تازہ اجلاس کی قرار دادیں

انجمن زمینداره علاقہ بانگر (ریارکی) بیٹ (بیاس) علاقہ بھیرو چیچی کے ۲۵ دیہات کے نمائندگان نمبرداران و بااثر اصحاب کی میٹنگ ۲۸ مارچ ۱۹۴۰ء کو جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال پریذیڈنٹ انجمن زمینداره کی کوٹھی پر ان کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ جس میں باتفاق رائے مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

(۱) یہ اجلاس زمینداره حکومت پنجاب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ زمینداره نہری بلوں کی تنفیذ سے وہ زمیندار تو ساہوکاروں کے پھندے سے محفوظ ہو گئے ہیں جنہوں نے بے نامی کی رجسٹری کی۔ مگر جن زمینداروں کے نام پر رجسٹری ہوئی تھی۔ اور انہوں نے زر رہن کا اشامپ یا پرونوٹ ساہوکار کو لکھ کر دیا تھا۔ بلوں کی تنفیذ پر ساہوکار ان پر دعوے کر کے ڈگریاں کرا رہے ہیں۔ اور غیر زراعت پیشہ بجز ان کے مؤید ہو رہے ہیں۔ ہم یہ تجویز پیش کرتے ہیں۔ کہ جو افسر بے نامی کے متعلق فیصلہ کرے۔ وہی افسر ساہوکار کے روپیہ کے متعلق بھی فیصلہ کرے۔ کہ درحقیقت اس کا کون ذمہ وار ہے۔

(۲) زمینداره انجمن کا یہ اجلاس حکومت سے درخواست کرتا ہے۔ کہ طغل والہ میں زمینداره کانفرنس کے نام پر ۱۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو جو جلسہ ہوا۔ وہ زمینداروں کا جلسہ نہیں۔ کوئی مسلمان یا سکھ یا ہندو زمیندار اس میں شامل نہیں۔ سوائے چند کرایہ کے آدمیوں کے۔ اور قبل ازیں ۷ مارچ ۱۹۴۰ء کو جلال پور باوڑیاں میں "زمینداره کانفرنس" کے نام پر جو جلسہ ان لوگوں نے کیا تھا۔ اس میں زمینداروں کے مفاد پر کوئی تقریر نہیں کی گئی۔ بلکہ احراری ملاؤں اور جنیوں نے مذہبی سوال پیدا کر کے زمینداروں کے مفاد کے خلاف تقاریر کیں۔ اور ذاتیات پر حملے کر کے منافرت پیدا کی ہے۔ اور یہ بات قابل افسوس ہے۔ کہ علاقہ کا سربراہ ذیلدار جو غیر زراعت پیشہ ہے۔ ملا عنایت اللہ احراری۔ کنج بہاری لال اور مہر دین آتش باز جیسے لوگوں کے ساتھ تعاون کر کے منافرت کو ہوا دے رہا ہے۔ اور کانفرنس کا نام (جس میں جماعت احمدیہ اور چودھری فتح محمد صاحب سیال کو گالیاں دی جاتی ہیں) زمینداره کانفرنس رکھ رہا ہے۔ اس لئے یہ اجلاس درخواست کرتا ہے۔ کہ ہمارا اصل زمیندار ذیلدار واپس بلایا جائے۔

(۳) ان ریزولیوشنز کی نقول جناب وزیر اعظم صاحب پنجاب اور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور اور جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس گورداسپور کی خدمت میں بھیجی جائیں۔

خاکسار۔ دل محمد ایچ۔ اے جنرل سیکرٹری

میخانۂ وحدت

کوئی بولے یا نہ بولے ہم بلائے جائیں گے
کوئی سمجھے یا نہ سمجھے ہم سنائے جائیں گے

دل میں ہے جوش صداقت کیوں چھپائیں پھر اسے
نعرہ ہائے احمدیت ہم لگائے جائیں گے

خون پانی ایک کر دیں گے خدا کی راہ میں
خندہ پیشانی سے سارے دکھ اٹھائے جائیں گے

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
یہ پیام آسمانی ہم سنائے جائیں گے

گو کٹھن راہ ہے پر محمود کی آواز پر
شل پر دانہ قدم اپنا بڑھائے جائیں گے

قادیاں کی سرزمیں میں پرچم اسلام ہے
اس کی ہر حرکت پہ اپنی جاں لٹائے جائیں گے

غیر کیا سمجھے ہمارے عشق کا راز نہاں
وہ تو جل جل کر خود اپنا دل جلائے جائیں گے

سرد مہری اور تغافل ہی سہی ان کا شعار
ہم تو کیفی ان کو یہ مژدہ سنائے جائیں گے

ساقیٔ جام حقیقی آجکل محمود ہے
اس کا میخانہ ہی اب اک منزل مقصود ہے

شبیر احمد بی۔ اے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی افتراپردازی

پچھلے دنوں ایک غیر مبایع ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے رسالہ:۔ "مراۃ الاختلاف" کا صفحہ ۹ دکھا کر کہنے لگے۔ دیکھئے آپ کے میاں صاحب نے حضرت مولانا نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ کی کیسی ہتک کی ہے۔ اور حسب ذیل عبارت پڑھ کر سنائی۔ جو "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور اور دکھانے کے اور" کے عنوان کے ماتحت لکھی تھی:۔

"میاں صاحب نے جو کسی کی بھی اختلاف رائے کو برداشت کرنے کے عادی نہ تھے سخت غضبناک ہو کر ۲۵ فروری ۱۹۱۴ء کے "الفضل" میں ایک مضمون لکھا جس میں صاف طور پر اعلان کر دیا۔ کہ خلیفہ کا فتویٰ کوئی چیز نہیں۔ جس کسی کو فتوے کی ضرورت ہو۔ ہمیں ایک پیسہ کا کارڈ لکھ دے۔ ہم حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے اسے فتوے نکال کر بھیجا کریں گے۔ ذرا یہ فقرے ملاحظہ ہوں" اختلافات سے ڈرنا بزدلی ہے۔ کیونکہ اختلافات کا سلسلہ کبھی رُک نہیں سکتا۔ خود صحابہ میں بھی اختلاف ہوتا تھا۔ حتےٰ کہ خلفاء میں بھی اختلاف ہُوا ہے۔ بعض مسائل میں ایک خلیفہ نے ایک فیصلہ دیا ہے۔ دوسرے نے کچھ اور۔ پھر بعض مقام پر خلیفہ کا فیصلہ اور ہے۔ کسی دوسرے صحابی کا اور۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن و حدیث اب تک موجود ہیں۔ ان سے اب بھی پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ کس کی بات پکی تھی اور کس کا اجتہاد غلطی پر تھا۔ نص قرآن و حدیث ان کے اختلافات کے فیصلہ کے لئے موجود ہیں۔ پس ہمارے لئے کچھ بھی مشکل نہیں، اپنے اختلافات کو اگر حضرت صاحب کی کتب پر پیش کر کے دیکھ لیا کریں آپ ایک کارڈ کے ذریعہ ہم سے دریافت کر سکتے ہیں۔ ہم انشاء اللہ حضرت صاحب کی تحریر کے اصل حوالے اطلاع دیں گے جس سے آسانی سے فیصلہ ہو سکے" دیکھو خلیفہ صاحب کا وجود کالعدم کر دیا۔ خلیفہ کے مسلک کے خلاف وُہ خود فتوے دیں گے۔ گویا یہی غیر مامور مطاع الکل خلافت جس پر آج پیچھے اعتراضات کرنے والا بھی خدا کے حضور قابلِ مواخذہ ہے اور جس کو ایک مذہبی اور اسلامی اہم مسئلہ بنا کر اس کی کورانہ اطاعت کا راگ اس بلند آہنگی سے آج الاپا جاتا ہے وُہ چونکہ بدقسمتی سے اس وقت میاں صاحب کے خلاف بول پڑی تھی۔ اس لئے میاں صاحب نے اسے مکھی کی طرح مسل کر رکھ دیا۔ اور اس کی حیثیت کو بالکل نظر انداز کرتے ہُوئے بلکہ اس کی مخالفت کرتے ہُوئے لوگوں کو بطور خود فتادی بھیجنے کو تیار ہو گئے۔ یہ ہوتے ہیں ہاتھی کے دانت کھانے کے اور۔ اور دکھانے کے اور"۔ مراۃ الاختلاف صفحہ ۱۰۰-۹

جب میں نے یہ عبارت مطالعہ کی۔ تو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے افتراء اور انتہائی بے باکی پر حیران رہ گیا۔ میں نے کہا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے مضمون میں اخبار "الفضل" مجریہ ۲۵ فروری ۱۹۱۴ء کا جو حوالہ نقل کیا ہے۔ ذرا مہربانی کر کے اس میں سے یہ الفاظ دکھا دیجئے۔ کہ "خلیفہ کا فتوے کوئی چیز نہیں"، صاف طور پر نہیں۔ تو بین السطور ہی سہی۔ پھر ان الفاظ کی بھی نشان دہی کر دیں۔ کہ "میاں صاحب نے اسے (خلافت اولیٰ کو) مکھی کی طرح مسل کر رکھ دیا۔ اور اس کی حیثیت کو بالکل نظر انداز کرتے ہُوئے بلکہ اس کی مخالفت کرتے ہُوئے لوگوں کو بطور خود فتادے بھیجنے کو تیار ہو گئے"۔

میرا مخاطب جھک کر بولا۔ ڈاکٹر صاحب نے مکمل حوالہ تھوڑا ہی نقل کیا ہے آپ نے تو اشارہ فرمایا ہے۔ ۲۵ فروری ۱۹۱۴ء کا "الفضل" منگوایئے اس میں شائع شدہ میاں صاحب کے مضمون میں سے ساری باتیں نہ نکال دکھاؤں تو جو سزا کالے چور کی۔ سو میری:۔

اس ارشاد کی فوری تعمیل کی گئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مضمون بعنوان "جماعت کو ایک نصیحت" مندرجہ "الفضل" مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۱۴ء صفحہ ۳ از ابتدا تا انتہا انہوں نے بغور پڑھا مگر جو کچھ دکھانا چاہتے تھے۔ وُہ نہ دکھا سکے۔

ڈاکٹر صاحب نے جو الفاظ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر افتراء کئے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ وُہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مضمون میں موجود نہیں۔ بلکہ بین السطور بھی پائے نہیں جاتے۔ اور نہ کسی فقرہ یا جملہ کی تشریح و توضیح سے وہ بات نکلتی ہے جو ڈاکٹر صاحب نے استنباط کی ہے مزید برآں ڈاکٹر صاحب کا جُرم اور بھی سنگین ہو جاتا ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے "الفضل" کا حوالہ نقل کرتے ہُوئے سطروں کی سطریں چھوڑ دی ہیں۔ اور باوجود اس کے کہیں نقطے نہیں دیئے۔ تا ان کا بھرم بنا رہے ڈاکٹر صاحب کا یہ افتراء نیا نہیں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ حد درجہ وضاحت کے ساتھ اس کا اسی وقت جواب دے چکے ہیں۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعنوان "ایسی باتوں سے کیا فائدہ ہے" لکھا:۔ "میں نے پچھلے سے پچھلے اخبار الفضل کے لیڈنگ آرٹیکل میں احمدی احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ وُہ ہمیشہ اپنے اختلافات کا فیصلہ حضرت صاحب کی کتب کے ذریعہ کر لیا کریں۔ اور صرف عقلی ڈھکوسلوں پر نہ رہا کریں۔ کیونکہ اس سے اختلافات بجائے گھٹنے کے اور بڑھتے ہیں حضرت صاحب کے زمانہ سے پہلے مسلمانوں کی کمزوری کا بڑا باعث ہی یہ تھا۔ کہ انہوں نے اپنی عقل کو قرآن و حدیث پر فوقیت دے رکھی تھی۔ اور بجائے قرآن و حدیث سے فیصلہ چاہنے کے اپنے خیالات پر قائم ہو گئے تھے۔ اور میں نے لکھا تھا۔ کہ اختلافات کا ہونا گھبراہٹ کی بات نہیں، کثرت سے اختلافات ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ صحابہ بلکہ خلفاء میں بھی مسائل میں اختلاف ہُوا ہے۔ تو ہم کون ہیں۔ کہ ہم میں اختلاف نہ ہو۔ لیکن افسوس کے قابل یہ امر ہوتا ہے۔ کہ ان اختلافات کو اپنے خیالوں سے ترقی دی جائے۔ اور ان کا فیصلہ نہ کیا جائے:۔

بعض دوستوں نے اس مضمون کا یہ مفہوم سمجھا ہے کہ چونکہ اس میں خلیفۃ المسیح کا کچھ ذکر نہیں کہ ان سے بھی پوچھنا چاہئے۔ یا نہیں۔ اسلئے انکی ہتک کی گئی ہے اور جبکہ لکھ دیا ہے کہ جو بات حضرت مسیح موعود کے منشاء کے خلاف ہو۔ اس پر عمل نہ کرو۔ تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس میں اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ اگر خلیفۃ المسیح کی بات مسیح موعود کے خلاف ہو تو اس کا انکار کر دو۔ مجھے اس کج فہمی پر تعجب اور بہت ہی تعجب آتا ہے۔ اور اس پر اور بھی حیرت آتی ہے کہ کس طرح اس بات کو پھیلانے کی کوشش کی گئی ہے اور بعض احباب لوگوں کو اس خطرہ سے آگاہ کرنے کے لئے ایسے بے تاب ہو گئے ہیں۔ کہ انہیں مختلف مکانوں سے مل کر یہ مضمون سمجھانا پڑا۔ کہ دیکھو اس میں خلیفۃ المسیح کی ہتک کی گئی ہے۔ اور ان کے احکام کو مانا غیر ضروری قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ بہت سے لوگوں نے ادھر اُدھر دوڑ دھوپ شروع کر دی۔ کہ غضب ہو گیا۔ میاں نے خلیفۃ المسیح کی ہتک کی ہے۔ جب مضمون سامنے رکھا گیا۔ تو وُہ حیران ہُوئے اور کہا۔ کہ اس میں تو کوئی بات نہیں ہمیں تو فلاں فلاں شخص نے ایسا کہا تھا۔ چونکہ یہ بات قادیان کے باہر بھی پھیلائی گئی ہے۔ اس لئے میں دوستوں سے امید رکھتا ہوں کہ وُہ اس مضمون کو پھر بنظر غور پڑھیں:۔

ہر ایک قائل کے اعتقادات کے مطابق کسی کلام کے معنے کئے جاتے ہیں۔ اگر اس عبارت کا کوئی حصہ ایسا تھا بھی۔ کہ جس کے دو معنے ہو سکتے تھے۔ یا ایک ہی ایسے معنے نکلتے تھے جن سے حضرت خلیفۃ المسیح کے احکام کی خلاف ورزی کی تعلیم ثابت ہوتی ہو۔ تو بھی ان اصحاب کو یہ خیال کرنا چاہئے تھا کہ لکھنے والا کون ہے۔ اگر وُہ ان لوگوں میں سے ہوتا۔ کہ جو پچھلے سالوں میں مختلف اوقات میں خلیفہ کا مقابلہ کر چکے ہوں۔ تو اسکے الفاظ کے وُہ معنے کئے جا سکتے تھے۔ جو کئے گئے۔ اور اگر وُہ ایسا شخص ہے جو تحریر و تقریر کے ذریعہ خلیفہ کی اطاعت کی تبلیغ کرتا رہا ہو۔ تو اس کی عبارت کے ایسے معنے کرنے کہاں تک درست ہو سکتے ہیں:۔

میں نے بارہا کہا اور لکھا ہے۔ کہ جو خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرے وہ سزا پائیگا اور اللہ تعالیٰ کے خلاف کسی کی بات نہ مانو۔ تو اس سے کیا یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کبھی نہ مانو۔ اور میں نے بارہا کہا اور لکھا ہے۔ کہ اس تعلیم پر چلو۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے ہیں۔ تو کیا اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ مسیح موعود کی اطاعت نہ کرو۔ اور کیا کسی نے آج تک ان عبارتوں کا اس طرح ترجمہ کیا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے جب میں یہ کہوں۔ کہ مسیح موعود ہی حکم اور عدل ہے۔ اسی کے فتوے پر چلو۔ اور اس کی اطاعت کرو۔ تو اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے۔ کہ خلیفۃ المسیح کی ہتک ہوئی۔ اگر پہلے قول سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دوسرے سے مسیح موعود کی ہتک نہیں ہوتی۔ تو اس تیسرے قول سے خلیفۃ المسیح کی ہتک کیونکر ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر اس میں کچھ لوگ خلیفۃ المسیح کی ہتک دیکھتے ہیں تو وہ اعلان کر دیں۔ کہ خواہ مسیح موعود کے خلاف بھی فتوے ہو تب بھی خلیفۃ المسیح کی اطاعت کرو۔ اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ اس تحریر سے خلیفۃ المسیح کی ہتک ضرور ہوگی۔ کیونکہ اس وفادار انسان کی نسبت جس نے اپنے گھر اور بار کو مسیح موعود کے قرب کے لئے چھوڑ دیا۔ اور وفاداری کا وہ نمونہ دکھایا۔ کہ تم میں سے کوئی نہیں جس نے اس کا عشر عشیر بھی دکھایا ہو۔ یہ کہنا کہ وہ مسیح موعود کے خلاف فتوے دیگا۔ اس کی ایسی ہتک ہے۔ کہ جس سے اس کی ساری عمر کی خدمات اور قربانیوں پر پانی پھیرا جاتا ہے۔

خود حضرت خلیفۃ المسیح اپنے لیکچروں میں یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ جن باتوں میں مسیح موعود کا فتوے موجود ہے تم ان میں میرا فتوے مت پوچھو۔ پھر کسی شخص کا میری اس تحریر پر اعتراض کرنا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ پس وہ بات مت کہو کہ جس میں مسیح کی ہتک ہو۔ اور اس کے خلیفہ کی بھی ہتک ہے جو مسیح موعود علیہ السلام خدا کا مامور تھا۔ اور اسے نبی کریمؐ نے حکم عدل فرمایا ہے۔ پس اس کا فتویٰ اس قابل ہے۔ کہ اس کی پوری طرح اطاعت کی جائے اور جو شخص ابھی اس کی وفات کے چند سال کے اندر ہی اس کے خلاف کہتا ہے۔ وہ پہلے اپنے ایمان کی فکر کرے۔ کیا اگر مسیح موعود کے زمانہ میں وہ یہ بات کہتا تو حضرت مسیح موعود اسے پسند کرتے۔ نہیں اور کبھی نہیں۔

ہماری عزت اس میں نہیں کہ مسیح کے فتوے کے خلاف کریں۔ بلکہ اس میں ہے کہ اس کی اطاعت کریں۔ اور جو شخص جس قدر اطاعت زیادہ کرتا ہے۔ وہی زیادہ خدا کا پیارا ہے۔ اور مجھے کوئی شک نہیں بلکہ کامل یقین ہے کہ ہم سب سے زیادہ مسیح موعود کے فتووں کی عزت کرنے والا اور مسیح کے معاملہ میں احتیاط سے کام لینے والا وہی انسان ہے۔ جو اس وقت جماعت کا امام ہے اللہ یعلم حیث یجعل رسالتہ

"فتنہ کی باتوں کے پھیلانے سے ہمیشہ پرہیز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ان سے بجائے فائدہ کے ہمیشہ نقصان ہی پہونچتا ہے"۔ (الفضل ۱۱ مارچ ۱۹۱۶ء) اس مدلل و مسکت جواب کے باوجود ڈاکٹر صاحب یہ لکھنے سے باز نہ رہ سکے۔ کہ میاں صاحب نے لکھ دیا تھا۔ کہ خلیفہ کا فتوے کوئی چیز نہیں۔ سالم

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

اور

سکرٹریان تبلیغ و انصار اللہ کا فرض

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ امان ۱۳۱۹ ہش مطابق ۲۹ مارچ ۱۹۴۰ء میں غیر مبایعین کی موجودہ روش اور جماعت احمدیہ کے خلاف جو آجکل انہوں نے خاص کارروائیاں شروع کر رکھی ہیں۔ اور پھر ان گمراہ کن دعاوی کی اشاعت کے شروع کرنے کا جو کہ ہمیشہ ان کی ناکامی و نامرادی کا باعث بنی ذکر فرماتے ہوئے احباب جماعت کو اس کے مقابلہ میں نہایت سنجیدگی اور ہمدردی سے خاص تبلیغی جدوجہد کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ یہ خطبہ عنقریب شائع ہو جائیگا۔ اور امید ہے کہ احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق ہر رنگ میں اپنی خدمات پیش کریں گے۔ اور اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی پوری کوشش صرف کر دیں گے۔

چونکہ جماعت انصار اللہ خالصۃً تبلیغی جماعت ہے۔ اور خلافت اولیٰ کے ابتدا میں جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدا تعالیٰ سے ایماء پا کر اس انجمن کی نمایاں طور پر تبلیغی خدمات سرانجام دینے کے لئے بنیاد ڈالی۔ تو ان کے فرائض میں حضرت خلیفۃ المسیح کی اطاعت میں نمایاں اور وافر حصہ لینا بھی شامل فرمایا۔ اس لئے کیا وجہ ہے کہ موجودہ انصار اللہ اور ان کے عہدہ دار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس آواز پر سب سے پہلے لبیک نہ کہیں۔ اور اپنی پرانی روایات کے مطابق موجودہ خلافت کی تائید میں کمربستہ نہ ہوں۔ جیسا کہ شروع شروع میں جب لاہور سے خلافت کے خلاف "اظہار حق" نامی ایک ٹریکٹ شائع کیا گیا۔ اور انصار اللہ نے اس کے خلاف آواز اٹھائی تو اس ٹریکٹ کے حامیوں نے جماعت انصار اللہ کو ہی اپنا مخاطب بنایا۔ گویا کہ خلافت کی تائید کے لئے جماعت انصار اللہ ہی ایک مخصوص فوج تھی۔ حتیٰ کہ پیغام صلح اخبار میں انصار اللہ کے نام ایک کھلی چٹھی بھی شائع کی گئی۔ جس میں انصار اللہ کو یہ کہکر مورد الزام قرار دیا گیا تھا۔ کہ یہ خلافت کی تائید کرتے ہیں۔

پھر انصار اللہ کی جماعت خلافت کی تائید میں برابر سرگرمی سے لگی رہی اور مخالفین کی باتوں کا مدلل اور مسکت جواب دیتی رہی۔ چنانچہ ۱۹۱۴ء میں جب خلافت ثانیہ کا انتخاب ہوا تو جماعت انصار اللہ نے لاہوری فتنہ کا ثبات و کامیابی سے مقابلہ کیا۔

اب پھر غیر مبایعین کی طرف سے موجودہ خلافت اور جماعت کے خلاف سرگرمی دکھائی جا رہی ہے۔ اس لئے انصار اللہ کا فرض ہے۔ کہ اپنی پہلی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اس فتنہ کو فرو کرنے اور اپنے غلطی خوردہ اور بھولے ہوئے بھائیوں کو راہ راست پر لانے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پہلے سے بھی زیادہ اخلاص اور محبت سے اس فریضہ کو نبھائیں۔ نیز عہدہ داران انصار اللہ کی جماعت میں زیادہ سے زیادہ دوستوں کو داخل کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ تبلیغ جیسا اہم فریضہ نظام اور باقاعدگی سے ادا ہو سکے۔ جماعت انصار اللہ کے عہد فارم لائحہ عمل اور رپورٹ فارم وغیرہ سکرٹریان تبلیغ و انصار اللہ کو بھجوائے جا چکے ہیں۔

ذیل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی چند ہدایات فرمودہ خطبہ جمعہ درج کی جاتی ہیں۔ جماعت انصار اللہ اور احباب جماعت سکرٹریان تبلیغ و انصار اللہ سے تعاون کرتے ہوئے ان پر فوری طور پر عمل شروع کر دیں:-

(۱) جہاں جہاں غیر مبایعین ہوں ان کے ناموں اور پتوں سے جلد اطلاع دی جائے۔

(۲) جن دوستوں کو ایسے شہروں یا قصبوں کا علم ہو جہاں غیر مبایعین رہتے ہوں۔ ان شہروں یا قصبوں کے نام سے مطلع کیا جائے۔

(۳) جو لٹریچر غیر مبایعین کی طرف سے شائع ہو چکا ہو۔ یا آئندہ شائع ہو وہ مرکز کو بھجوا دیں۔ اور مقامی طور پر اس کی لغویت اور حق پوشی کو ظاہر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقی تعلیم پیش کرتے رہیں۔

(۴) ایسے علماء اور انگریزی خواں جو غیر مبایعین کے لٹریچر کو پڑھ کر مضامین لکھ سکتے ہوں۔ اپنے اسماء سے مطلع فرمائیں۔

(۵) تبلیغی اشتہارات یا لٹریچر جو کہ مرکز سے بھجوائے جائیں۔ وہ مناسب طریق پر تقسیم کئے جائیں۔ نیز سکرٹریان تبلیغ و انصار اللہ اپنی تبلیغی رپورٹ میں غیر مبایعین کے متعلق تبلیغی جدوجہد کا علیحدہ اندراج کریں۔ خصوصیت سے غیر مبایعین

شہادت رویت ہلال کا قاعدہ

ہلال عید کی رویت کیلئے کن ممالک کی روئت ہلال قابل سند ہے

دنیاوی علوم کی ترقی کے ساتھ ساتھ دینی مسائل کی وضاحت بھی ہوتی رہی ہے۔ عید کے موقع پر جب ایک شہر سے رویت ہلال کی خبر آجاتی ہے۔ تو بعض لوگ ناواقفیت کی وجہ سے اس امر کو سوچے بغیر۔ کہ آیا یہ شہر ہمارے مشرق میں واقع ہے یا مغرب میں۔ اور آیا وہاں کی رویت ہلال ہمارے لئے قابل سند ہے یا نہیں۔ یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ اس بناء پر ہر جگہ عید منانی چاہئیے۔ سو اس غلطی کی وضاحت کے لئے ذیل میں ایک دوست کا سوال اور اسکا جواب احباب کی آگاہی کیلئے درج کیا جاتا ہے۔ تا احباب آئندہ اس قاعدہ کے ماتحت رویت ہلال کی سند لیا کریں۔

سوال:۔ فرض کیجئے کہ عید کا چاند ہوگیا ہے ڈیرہ کے لوگوں کی شہادت زبانی یا تحریری یا بذریعہ ٹیلیفون یا ریڈیو وغیرہ ہے۔ ڈیرہ سے لے کر ہر چہار طرف تمام دنیا میں کس قدر کم و بیش فاصلہ پر اس روز عید ہو سکتی ہے۔ جس روز کہ ڈیرہ میں عید ہو۔ یا ڈیرہ میں نظر آیا ہوا چاند تمام دنیا کیلئے کافی ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ پیشتر اس کے کہ اس سوال کا جواب دیا جائے بعض ابتدائی امور جو اس کے جواب کے سمجھنے کے لئے ضروری ہیں پیش کئے جاتے ہیں:۔

اوّل۔ یاد رہے کہ کرہ ارض گول ہے۔ اور یہ اپنے محور پر گھومتا رہتا ہے۔ جس سے دن رات پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح گھومتے وقت زمین کا جو حصہ سورج کے سامنے ہوتا ہے اس پر دن ہوتا ہے۔ اور جو حصہ سورج کے سامنے نہیں ہوتا وہاں رات ہوتی ہے۔ زمین کی یہ گردش ۲۴ گھنٹوں میں ایک بار پوری ہوتی ہے اور چونکہ زمین گول ہے تمام دنیا میں ایک ہی وقت میں نہ تو سورج نکلتا ہے اور نہ ہی رات پڑتی ہے زمین کی یہ گردش اسطرح سے ہوتی ہے۔ کہ مشرقی مقامات سورج کے سامنے پہلے آتے ہیں۔ اور مغربی مقامات بعد میں۔ اس لئے ہر جگہ سے اس کے مشرقی مقامات پر سورج پہلے طلوع ہوگا اور پہلے ہی غروب ہوگا۔ اور اس جگہ سے باقی تمام مغربی مقامات پر سورج بعد میں طلوع ہوگا اور بعد میں غروب ہوگا۔ مثلاً کلکتہ قادیان کے مشرق میں ہے اور کراچی مغرب میں۔ پس کلکتہ میں سورج قادیان سے بہت پہلے طلوع ہوگا۔ اور بہت پہلے غروب ہوگا۔ (یعنی تقریباً ایک گھنٹہ پہلے)۔ اور کراچی میں سورج قادیان سے کچھ عرصہ کے بعد طلوع ہوگا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد غروب ہوگا۔ (یعنی تقریباً نصف گھنٹہ بعد)

دوم:۔ ایک مقام سے دوسرے مقام تک کے درمیان جو وقفہ طلوع آفتاب میں ہوتا ہے۔ اس کو بھی ایک قاعدہ کے ماتحت معلوم کیا جاسکتا ہے۔ اور وہ قاعدہ اس طرح بنتا ہے۔ کہ چونکہ زمین اپنا ایک چکر ۲۴ گھنٹوں میں پورا کرتی ہے اور ایک گھنٹہ کے ۶۰ منٹ ہوتے ہیں اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ زمین اپنے محور پر ۲۴×۶۰= ۱۴۴۰ منٹوں میں اپنا ایک چکر پورا کرتی ہے۔ اور چونکہ زمین گول ہے اور ایک گول چیز کو علم ہندسہ کے ماتحت ۳۶۰ برابر حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ اور ہر حصہ کا نام درجہ رکھتے ہیں۔ اس لئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ محیط زمین کے ۳۶۰ درجوں کو محور زمین اپنے چکر میں ۱۴۴۰ منٹوں میں پورا کرتا ہے۔ اس حساب سے ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ کرہ ارض کا ایک درجہ محور زمین کی گردش کی وجہ سے ۱۴۴۰/۳۶۰ = ۴ منٹوں میں گھومتا ہے پس جتنا فاصلہ درجوں کا ایک مقام سے دوسرے مقام تک پایا جاتا ہو۔ اس کو چار سے ضرب دے کر طلوع و غروب آفتاب کے اوقات کے فرق کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور پیمائش سے ثابت ہو چکا ہے۔ کہ جب دو مقاموں میں ایک درجہ کا فرق ہو۔ تو ان میں تقریباً ۶۹ میل کا فاصلہ ہوتا ہے (خط استوا پر ۶۹ میل اور اس سے اوپر اور نیچے قطبین کی طرف جاتے ہوئے فاصلہ کم ہوتا جاتا ہے) پس ہندوستان میں جب دو ملکوں میں مشرق مغرب کا فاصلہ تقریباً ۲۸۰ میل ہو۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان دونوں ملکوں میں طلوع و غروب آفتاب میں ۴ منٹ کا فرق ہوگا۔ اور اسطرح سے ہم دو نزدیک جگہ کے مشرق و مغرب کے فاصلوں سے طلوع و غروب آفتاب کی تفاوت کے اوقات معلوم کر سکتے ہیں۔

سوم:۔ یاد رہے کہ زمین اپنے محور پر اور نیز سورج کے گرد بھی گردش کرتی ہے۔ مگر چاند زمین کے گرد گردش کرتا ہے۔ چاند گردش کرتے ہوئے اپنا ایک چکر زمین کے گرد تقریباً ۲۹½ دنوں میں پورا کرتا ہے۔ چاند خود منور وجود نہیں۔ بلکہ سورج سے روشنی لے کر منور ہوتا ہے۔ اور چونکہ چاند گول ہے۔ اس لئے اس کا بھی جو حصہ سورج کے سامنے ہوگا وہ روشن ہوگا۔ اور جو سورج کے سامنے نہیں ہوگا وہ تاریک ہوگا۔ چونکہ چاند زمین کے گرد گردش کرتا ہے اس لئے رات کے وقت اسکا اتنا ہی منور حصہ زمین والوں کو روشن نظر آئے گا۔ جتنا چاند کا روشن حصہ زمین کے سامنے ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ چاند ہلال کی شکل سے بدر کی شکل تک ۱۴ دنوں میں مل کر ہو جاتا ہے پھر کم ہوتے ہوتے اتنا کم ہو جاتا ہے کہ ۲۸۔ ۲۹ تاریخوں کو بالکل نظر نہیں آتا۔ گویا ان تاریخوں میں صرف اسکا تاریک حصہ ہی زمین کے سامنے ہوتا ہے اور اسکا کوئی منور حصہ زمین والوں کو نظر نہیں آسکتا مگر جب چاند اپنا چکر زمین کے گرد پورا کر لیتا ہے۔ تو پھر اس کے بعد چاند کی گردش چاند کا کچھ منور حصہ زمین کے سامنے اسطرح لے آتی ہے۔ کہ ہم پہلی رات کا چاند دیکھ سکیں جب تک چاند گردش کرتے کرتے ایسی حالت میں نہ آجائے کہ ہم اسکا تھوڑا سا منور حصہ رات کے وقت نہ دیکھ سکیں۔ اس وقت ہلال کی پہلی رات کا چاند ہم دیکھ نہیں سکتے۔ اور چونکہ زمین بھی گردش کر رہی ہوتی ہے اور چاند بھی اس لئے جس مقام پر پہلی رات کا چاند پہلے نظر آئیگا۔ اس مقام سے تمام مغربی مقامات پر وہ چاند ضرور نظر آئیگا۔ کیونکہ اس مشرقی مقام کے بعد اسکے تمام مغربی مقامات پر رات اس کے بعد آئیگی اور شروع میں جس مشرقی مقام پر چاند پہلے نظر آیا تھا وہاں وہ بہت باریک نظر آئیگا۔ اور اس سے دور مغربی مقامات پر اس سے زیادہ موٹا نظر آئیگا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض پہلی رات کے چاند ہمیں بہت باریک نظر آتے ہیں اور بعض چاند اس سے موٹے۔ اسی طرح بعض اوقات پہلی رات کا چاند سورج غروب ہونے کے بعد فوراً نظر آجاتا ہے۔ اور بعض اوقات عین سورج غروب ہونے کے بعد عام نظر نہیں آتا۔ بلکہ عام لوگ ایسے موقع پر مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد اسکو دوبارہ دیکھتے ہیں۔ اور اگر وہ طلوع ہو چکا ہو تو نظر آجاتا ہے۔ اور اس کے دیر سے نظر آنے کی یہی وجہ ہے۔ کہ اسی مقام پر عین سورج غروب ہونے کے بعد چاند گردش کرتے کرتے ایسی حالت میں آیا ہوتا ہے۔ کہ اسکا کچھ منور حصہ زمین والوں کو نظر آسکے جو شروع میں بہت کم حصہ زمین کے سامنے ہونے کے عام نظر نہیں آسکتا اور دس منٹ کے بعد بخوبی نظر آسکتا ہے مگر اس مقام سے جو مشرقی مقامات ہوں گے۔ ان میں وہ چاند نظر آنا ممکن نہیں۔ کیونکہ اس مقام کے مشرقی حصہ میں جب رات ہوتی تھی۔ تو چاند گردش کرتے کرتے ابھی ایسی حالت میں نہیں آیا تھا۔ کہ اسکا کچھ منور حصہ زمین والے دیکھ سکیں۔ اس لئے ان شہروں یا ملکوں والے لوگ اس پہلی رات کے ہلال کو نہیں دیکھ سکیں گے اور اگر وہ عید کا چاند ہے۔ تو روئت چاند نہ ہونے کی بناء پر وہ عید نہیں کر سکیں گے۔ ہاں ایسے مقامات پر جہاں عین غروب آفتاب کے بعد پہلی رات کا ہلال نظر نہیں آیا تھا۔ اور نماز مغرب کے بعد دیکھا جاسکتا تھا ایسے مقامات پر وہ پہلی رات کا چاند سورج کے غروب ہونے کے زیادہ سے زیادہ ۱۶ منٹ بعد تک دکھلائی دے سکتا ہے۔ تجربات سے یہ امر پایہ ثبوت تک پہنچ چکا ہے کہ سولہ منٹ سورج غروب ہونے کے بعد تک اگر چاند نظر نہ آئے۔ تو پھر وہ نظر نہیں آسکتا۔ اور جیسا کہ اس سے پہلے بیان کیا جاچکا ہے۔ کہ ۴ منٹ ایک درجہ کے فاصلہ کیلئے یعنی تقریباً ۶۹ میل کے فاصلہ کیلئے زمین کو چار منٹ لگتے ہیں اسلئے کہا جاسکتا ہے کہ ۱۶/۴ یعنی ۴ درجوں کے فاصلہ تک یعنی ۲۷۶ میل یا ۶۹×۴ = ۲۷۶ میل تک مشرقی مقامات میں یا زیادہ سے زیادہ تین سو میل اس مقام سے مشرقی مقام تک اس چاند کو دیکھا جاسکتا تھا۔ جہاں چاند سورج غروب ہونے کے ۱۶ منٹ بعد بہت باریک نظر آیا تھا۔ اس سے زیادہ فاصلہ والے مشرقی مقامات اس کو دیکھنے کے قابل نہ ہونگے۔ اور نہ ان پر وہ چاند نکلا ہوگا۔

قاعدہ:۔ مندرجہ بالا بیان کے مطابق عام فہم الفاظ میں روئت ہلال عید کے متعلق یہ قاعدہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر کسی مقام والے لوگوں کو چاند نظر نہ آئے۔ اور اس مقام سے جو مشرقی مقامات ہیں (خواہ وہ عین مشرق میں ہوں یا شمال مشرق یا جنوب مشرق میں ہوں) وہاں سے رویت ہلال کی تصدیق ہو جائے۔ تو وہاں کے لوگ ضرور عید کر لیں۔ اور اگر کسی مشرقی مقام والے شہر سے رویت ہلال کی تصدیق نہ ہو۔ اور صرف اس کے مغربی مقامات والے شہروں سے رویت ہلال کی تصدیق ہو۔ تو اگر وہ مقام ان تصدیق کرنے والے مقاموں سے مشرقی طرف تین سو میل کے اندر اندر واقع ہو۔ تو اس مقام والے عید کر سکتے ہیں اور اگر اس سے زیادہ فاصلہ پر ہو تو وہ عید نہیں کر سکتے (تین سو میل کا فاصلہ صرف ہندوستان کیلئے ہے۔ کیونکہ یہ ہندوستان کے درجوں کے فاصلہ کے مطابق لیا گیا ہے) اور جس مقام سے روئت ہلال عید ہوئی ہو یا روئت ہلال عید کی تصدیق ہوئی ہو۔ اس مقام سے اس کے باقی تمام مغربی مقامات پر روئت ہلال عید کا ہونا ضروری ہے۔ اور اگر وہاں کے لوگ اسکو نہیں دیکھ سکے۔ تو ان کے لئے ان کے مشرقی مقامات کی تصدیق کافی ہوگی۔ یہی دستور عمل حضرت سرور کائنات محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا۔ جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔

جواب:۔ اب آپ کا جواب آپ کے مقررہ الفاظ میں ذیل میں دیا جاتا ہے:۔ عید کا چاند ڈیرہ کے لوگوں کی زبانی یا تحریری شہادت پر تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ البتہ ڈیرہ میں آئی ہوئی تاریں۔ ٹیلیفون یا ریڈیو کی خبریں جو ڈیرہ سے مشرقی مقامات کی طرف سے آئی ہوں عید کے متعلق قابل تسلیم ہوں گی۔ اور مغربی مقامات کی صرف وہ تاریں یا ٹیلیفون یا ریڈیو کی خبریں جو ڈیرہ سے تقریباً تین سو میل اندر اندر کے مشرقی مقامات سے آئی ہوئی ہوں عید کے متعلق قابل تسلیم ہوں گی۔ تین سو میل سے دور کی مغربی خبریں یا تاریں یا ٹیلیفون یا ریڈیو جن کے ساتھ ڈیرہ سے کسی مشرقی مقام کی خبر رویت ہلال عید کی تصدیق نہ کر رہی ہو عید کے لئے قابل تسلیم نہ ہوگی۔ ڈیرہ میں۔

نتیجہ امتحان سالانہ جامعہ احمدیہ ۱۳۱۹ ہش

نمبر شمار	نام طلبہ	حاصل کردہ نمبر	کیفیت	نمبر شمار	نام طلبہ	حاصل کردہ نمبر	کیفیت
	درجہ اولیٰ ۸۰۰			۱۴	عبدالقدیر	۴۰۳	پاس
۱	غلام احمد	۵۴۸	اول	۱۵	محمد عبداللہ	۳۶۱	"
۲	بشیر احمد	۵۱۶	سوم	۱۶	عنایت اللہ	۳۸۹	ترقی دیا گیا
۳	محمد رمضان	۵۰۹	پاس	۱۷	محمد یوسف	۳۱۳	"
۴	مقبول احمد	۵۳۱	دوم	۱۸	غلام رسول	۳۷۳	پاس
۵	عبدالقادر دہلوی	۳۹۸	پاس	۱۹	نور احمد	۳۹۶	"
۶	منظور احمد	۴۰۴	"	۲۰	محمد حسین پرائیویٹ طالب جہلم	۳۸۶	"
۷	عبدالعزیز	۴۱۸			درجہ ثالثہ ۷۵۰		
۸	عبدالودود	۳۱۳	ترقی دیا گیا	۱	مولوی محمد احمد صاحب جلیل	۵۴۰	
۹	سلطان احمد	۴۶۴	پاس	۲	مولوی عبد احمد صاحب	۴۶۶	
۱۰	خلیل الدین	۳۷۷	"		سنسکرت کلاس ۶۰۰		
۱۱	عطاء اللہ	۳۷۰	"	۱	مولوی بشیر احمد صاحب زاہد	۴۲۲	
۱۲	امیر احمد		فیل	۲	مولوی محمد احمد صاحب گجراتی	۲۹۱	
۱۳	عبدالقادر ضیغم	۳۸۷	پاس	۳	مولوی عبدالمجید خان صاحب	۲۹۵	

(پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

جماعت احمدیہ ڈیرہ دون کا قابل تقلید کام

نظارت امور عامہ میں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ۱۹ فروری ۱۹۴۰ء کو جس روز کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر بمبئی سے براڈکاسٹ ہونے والی تھی اس روز وہاں کی جماعت نے مذہب سے دلچسپی رکھنے والے غیر احمدیوں، عیسائیوں، ہندوؤں اور برہمو سماجی عقیدہ رکھنے والوں کو دستی ٹائپ شدہ ہینڈ بلوں کے ذریعہ اطلاع دی اور ہوٹلوں میں جہاں جہاں ریڈیو ہیں وہاں بھی ہینڈ بل بھیج دیا۔ انہوں نے یہ اچھا طریق اختیار کیا۔ اگر آئندہ تقریر پر دوست اس طرح ہر شہر میں کریں تو بہت مفید اثر پیدا ہو سکتا ہے۔

اس لئے جملہ شہری جماعت ہائے احمدیہ اس امر کا اہتمام کریں کہ آئندہ جب حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر کا موقعہ ہو تو وہ اپنے دوستوں کو بذریعہ ہینڈ بل حضور کی تقریر سننے کی دعوت دیا کریں۔

ناظر امور عامہ

ایک ضروری تصحیح

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سالانہ امتحان کے نتیجہ میں جماعت نہم فریق ب میں بجائے عبدالرحمٰن کے جس کا رول نمبر ۴۸۴ ہے۔ غلطی سے عبدالرب لکھا گیا ہے عبدالرب نام کا کوئی لڑکا اس سکشن میں نہیں ہے۔ لہذا عبدالرحمٰن مذکور پاس ہے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان پنجاب)

رائل انڈین نیوی میں بھرتی

تعلیم یافتہ نوجوان جو رائل انڈین نیوی کی انجنیئرنگ برانچ میں بطور اپرنٹس بھرتی ہونا چاہیں۔ ان کے لئے یہ بہترین موقع ہے۔ ماہ مئی و اکتوبر ۱۹۴۰ء میں بھرتی ہوگی۔

اپرنٹسوں کا کورس جو کہ سکول ٹیکنیکل اور ورکشاپ کی ٹریننگ پر مشتمل ہے ساڑھے چار سال کا ہے۔ اپرنٹسوں کو کورس کے اختتام پر آرٹیفیسر کے عہدہ پر ترقی دی جاتی ہے۔ اور وہ رائل انڈین نیوی کے جہازوں میں سروس کرتے ہیں۔ اپرنٹسوں اور آرٹیفیسروں کو مندرجہ ذیل شرح بمع خوراک۔ لباس اور رہائش کے تنخواہ دی جاتی ہے

اپرنٹس ۲۰ روپے سے ۴۰ روپے ماہوار

آرٹیفیسرز ۵۰ روپے سے ۱۳۰ روپے ماہوار

آرٹیفیسرز سے ترقی کردہ وارنٹ آفیسرز ۱۳۰ روپے سے ۲۷۰ روپے ماہوار

ماہ مئی میں بھرتی ہونے والے امیدواران برٹش رعایا ہوں۔ میٹرک یا جونیئر کیمبرج مع حساب اور سائنس کے پاس ہوں۔ عمر ۱۷ برس ہو۔ لیکن ۱۴ مئی ۱۹۴۰ء کو ۲۰ برس سے زیادہ نہ ہو۔ ایک پمفلٹ جس میں پوری کیفیت اور سرکاری درخواست کا فارم ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے ۲۰ اپریل تک منگوایا جا سکتا ہے۔

"دی آفیسر۔ انچارج۔ ایم۔ ٹی۔ ای

رائل انڈین نیوی ڈپو بمبئی"

پمفلٹ کے لئے درخواستیں اس وقت تک منظور نہیں کی جائیں گی جب تک کہ تعلیمی قابلیت اور عمر کے سرٹیفکیٹ کی نقل درخواست کے ہمراہ نہیں بھیجی جائیں گی۔ خواہش مند احباب درخواستیں سرکاری فارم پر بھجوا کر نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔

(ناظر امور خارجہ)

اعلان اخراج از جماعت

چونکہ میاں محمد یعقوب صاحب فیروز پور باوجود کوشش کے عرصہ سے چندہ ادا نہیں کرتے تھے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ان کو بوجہ عدم ادائیگی چندہ (نادہندہ) جماعت احمدیہ سے خارج کیا جاتا ہے۔

(ناظر امور عامہ)

امتحان میں کامیابی کیلئے دعا

میری دو لڑکیاں۔ ایک ڈاکٹری کے پہلے اور دوسری سکول فائنل کے امتحان میں شریک ہونے والی ہیں۔ لہذا درخواست ہے کہ ان دونوں کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ محمد از مدراس

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹوکیو ۳۰ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت جاپان کے ایما پر چین میں جو نئی سنٹرل گورنمنٹ قائم کی گئی ہے۔ آج اس کا باقاعدہ افتتاح ہو گیا

لنڈن ۳۰ مارچ۔ مسٹر جان گلمور وزیر آف شپنگ آج صبح اچانک اپنے لنڈنی مکان میں انتقال کر گئے۔

ماسکو ۳۰ مارچ۔ روسی وزیر خارجہ ایم مولوٹو کی ایک تقریر سے یہ مطلب لیا جا رہا ہے کہ فن لینڈ میں فتح حاصل کرنے کے بعد روس اپنی تمام سرحدوں پر امن چاہتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جرمنی نے دیکھ لیا ہوگا۔ کہ روس نے اپنی غیر جانبداری کی تصدیق کر دی ہے۔

لاہور ۲۹ مارچ۔ سرکاری گزٹ میں ایک نیا بل شائع کیا گیا ہے جس کا نام پنجاب لیجیلیٹو اسمبلی دار سروس بل“ ہے۔ اس کے پاس ہونے پر پنجاب اسمبلی کے ممبروں کو بھی گورنمنٹ ہند کے ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ میں فوجی عہدوں پر مقرر کیا جا سکیگا۔ فوجی عہدوں پر ہوتے ہوئے بھی وہ پنجاب اسمبلی کے ممبر رہ سکیں گے۔

لاہور ۳۰ مارچ۔ آج ورنیکلر فائنل ونڈل کے امتحان کا نتیجہ شائع ہو گیا ۹۰۴۴ امیدواروں میں سے ۷۵۳۱ کامیاب ہوئے اور نتیجہ ۹۸ فی صدی رہا۔ سکولوں کا نتیجہ ۸۰ فی صدی اور پرائیویٹ امیدواروں کا تقریباً ۴۶ فی صدی ہے۔

امرتسر ۳۰ مارچ۔ سونا ۔/۱۰/۴۲ چاندی ۔/۴/ ۵۷ پونڈ ۔/۸/ ۲۷

دہلی ۳۰ مارچ۔ اب اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ خاکسار لیڈر علامہ مشرقی کو گورنمنٹ آف انڈیا نے مدراس کے قریب کسی جیل میں نظربند کر دیا ہے معلوم ہوا ہے مسٹر جناح انہیں رہا کرانے کی غرض سے چند سرکردہ افسروں سے بھی ملے مگر کامیابی نہیں ہوئی۔

پشاور ۳۰ مارچ معلوم ہوا ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے صوبہ سرحد کے خاکسار لیڈروں کو تنبیہہ کی گئی ہے کہ پنجاب میں خاکساروں کے گرد ہ بھیجنا بند کر دیں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی کی جائیگی۔

نئی دہلی ۳۰ مارچ مسٹر جگدیش پرشاد ممبر وائسرائے ایگزیکٹو کونسل کو الوداع کہنے کے لئے کونسل آف سٹیٹ کا خاص اجلاس ہوا۔ آپ نے مبارک بادوں کی تقریروں کے جواب میں ہندوستان میں تشدد کے خلاف زبردست انتباہ کیا اور ملک سے اپیل کی کہ وہ ان لوگوں کی مدد کرے جو پرامن حل تلاش کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

کلکتہ ۳۰ مارچ۔ آج کلکتہ کارپوریشن کے محکمہ واٹر ورکس کے ۲ ہزار ملازموں نے ہڑتالی بھنگیوں سے اظہار ہمدردی کے طور پر ہڑتال کر دی۔ اس وقت میونسپلٹی کے ہڑتالیوں کی تعداد کوئی ۲۰ ہزار ہے جن میں ۱۵ ہزار بھنگی۔ ایک ہزار سڑک صاف کرنے والے۔ ایک ہزار مشین پر کام کرنے والے اور ۲ ہزار آدمی محکمہ واٹر ورکس کے شامل ہیں آج شام کو دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت ایک جاری کردہ حکم کے ذریعہ کلکتہ کے جنوبی مضافات کے وسیع حصہ میں میونسپل ملازمین کی ہڑتال سے متعلقہ جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کر دی گئی ہے شمالی مضافات میں اس قسم کا ایک حکم پہلے سے موجود ہے معلوم ہوا ہے شام کو کلکتہ کارپوریشن کے محکمہ بجلی کے تقریباً ۸۰۰ ملازمین نے بھی ہڑتال کر دی جس سے بہت رات گئے تک کئی بازاروں میں اندھیرا رہا۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ جرمنی کے جو ہوائی جہاز آج شٹ لینڈ کے ٹاپو پر پہنچے انہیں برطانیہ کے حملہ آور ہوائی جہازوں نے مار بھگایا۔ جرمن جہاز کوئی بم نہیں گرا سکے

لنڈن ۳۱ مارچ۔ کل رات مسٹر چرچل نے اپنی تقریر میں غیر جانبدار جہازوں پر جرمنی کے ظلم کا جو ذکر کیا۔ اس کی ایک تازہ مثال آج پیش کی جاتی ہے ایمسٹرڈم کی اطلاع سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ہالینڈ کے دو مچھلیاں پکڑنے والے جہازوں پر جرمنی کے ہوائی جہازوں نے وحشیانہ حملہ کیا اور کئی بم برسائے۔ دونوں جہازوں پر ہالینڈ کا نشان بنا ہوا تھا۔ جو صاف دکھائی دیتا تھا۔ مگر اس کی کوئی پرواہ نہ کی گئی۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ امریکہ میں مسٹر چرچل کی تقریر کا یہ مطلب سمجھا گیا ہے کہ برطانیہ جلد ہی زوروں سے جنگ شروع کر دے گا۔ واشنگٹن میں اس تقریر سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ برطانیہ نے غیر جانبدار ملکوں کو مطلع کیا ہے کہ انہیں اتحادیوں کے ساتھ مل کر جنگ میں شریک ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ انہیں جرمنی کے حملہ کا نشانہ بننا پڑے گا۔ اس تقریر سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ فیصلہ کن جنگ کے لئے حملہ کرنے میں پہل برطانیہ کرے گا۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ مغربی مورچہ پر دریائے رائن کے ساتھ ساتھ مشین گنوں نے گولیاں برسائیں۔ اور ہوائی جہازوں نے سرگرمی دکھائی۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ روس اور فن لینڈ کا ملا جلا وفد سرحدیں مقرر کرنے کے مقام پر پہنچ گیا ہے۔

کلکتہ ۳۱ مارچ۔ کارپوریشن کے کانگرسی ممبر سبھاش چندر بوس کے ساتھ مل کر کوشش کر رہے ہیں۔ کہ بھنگیوں کی ہڑتال ختم ہو جائے اگر بھنگیوں کے ساتھ عارضی سمجھوتہ ہو گیا تو وہ کارپوریشن میں یہ تجویز پیش کریں گے کہ بھنگیوں کو یقین دلایا جائے کہ ان کے ساتھ انصاف کیا جائے گا۔

لائل پور ۳۱ مارچ۔ امریکن کپاس ۱۲ دیسی کپاس ۱۱ گڑ ۱۲ تا للعہ توریا ۸

امرتسر ۳۱ مارچ۔ گندم دڑہ ۲ گندم اعلےٰ ۳ چنے ۸ پرانی باسمتی ۷ نئی باسمتی ۶ خبوتا للعہ دیسی کپاس ۲ مونگ پھلی ۸ توریا خشک ۸ للعہ تل سفید ۲

احمد آباد ۳۱ مارچ میونسپل بورڈ شہر سدھار کے لئے ۷۲ لاکھ روپیہ خرچ کرنا چاہتا ہے جس کا بڑا حصہ سڑکیں پکی کرنے میں خرچ کیا جائے گا شہر کی نالیوں کے بنانے پر بھی کافی رقم صرف کی جائیگی ۱۷ لاکھ روپیہ غریبوں کے لئے مکان مہیا کرنے میں صرف کیا جائے گا۔

الہ آباد ۳۱ مارچ مولانا ابو الکلام آزاد آج یہاں پہنچے جو تین دن یہاں ٹھیریں گے اور پریذیڈنٹ آل انڈیا کانگرس کی حیثیت سے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے دفتر کا معائنہ کریں گے معلوم ہوا ہے کہ دفتر کو نئے سرے سے تنظیم دینا چاہتے ہیں۔

دہلی ۳۰ مارچ۔ آج مسٹر جناح نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ ہندوستان کو دو الگ الگ حصوں میں بانٹنے کا مطلب کیا ہے انہوں نے کہا بعض مسلمانوں نے یہ غلط مطلب سمجھا ہے کہ انہیں ایک علاقہ کو چھوڑ کر دوسرے علاقہ میں آباد ہونا پڑیگا۔ اگرچہ یہ ٹھیک ہے کہ جہاں یہ ممکن ثابت ہوا وہاں آبادیوں کے تبادلہ پر بھی غور کیا جائیگا کیونکہ جن صوبوں میں مسلمانوں کی اقلیت ہے وہاں سنٹرل گورنمنٹ کے ماتحت رہ کر وہ اپنی حالت کو کبھی بہتر نہیں بنا سکتے۔ وہاں وہ ہمیشہ اقلیت میں ہی رہیں گے سکھوں کا پوزیشن کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا تقسیم شدہ ہندوستان میں ان کی حالت موجودہ حالت سے بہتر ہوگی۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ جرمنوں نے پھر ایک جھوٹا دعویٰ کیا ہے۔ کہ لڑائی شروع ہونے سے لے کر اس وقت تک اتحادیوں کے ۳۵۷ ہوائی جہاز تباہ کئے گئے ہیں اور اس کے مقابلہ میں صرف ۵۸ جرمن جہاز تباہ ہوئے ہیں۔ یہ جھوٹ جرمن لوگوں کو یہ یقین دلانے کے لئے بولا جا رہا ہے کہ جرمنی کے مقابلہ میں اتحادی بہت زیادہ جہاز کھو چکے ہیں۔ ادھر برطانوی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ ۱۳۵ جرمن جہاز صرف برطانیہ نے تباہ کئے ہیں۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ سویڈن سے جس قدر لوہا باہر بھیجا جاتا ہے اس کے اعداد و شمار دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ اتحادیوں نے جرمنی کی کیسی مضبوط ناکہ بندی کر رکھی ہے فروری میں ایک لاکھ ٹن سے بھی کم کچا لوہا باہر بھیجا گیا۔ حالانکہ اس کے مقابلہ میں گذشتہ سال ماہ فروری میں ۱۴ لاکھ ٹن کچا لوہا بھیجا گیا۔ جرمنی سویڈن سے کچے لوہے کا ۸۰ فی صدی لیتا ہے۔

دہلی ۳۱ مارچ مسز وجے لکشمی پنڈت الہ آباد سے یہاں پہنچ گئی ہیں۔ وہ کملا نہرو ہسپتال کے لئے چندہ جمع کرنے کے سلسلہ میں آئی ہیں۔

ارزاں واپسی
ریل اور سڑک کے مشترکہ ٹکٹ

جو چھ ماہ تک کارآمد ہیں

یکم اپریل ۱۹۴۰ء سے

شملہ سے سرینگر (براستہ لاہور)

سکیم الف		سکیم ب	
براستہ راولپنڈی یا جموں (توی) اور واپسی سفر کسی ایک راستہ سے۔		براستہ جموں (توی) اور بانہال اور واپسی اسی راستہ سے	
اول	۱۵۷/۹/۰ روپیہ	۱۴۲/۱۲/۰	روپیہ
دوم	۹۲/۵/۰	۸۴/۱۵/۰	"
درمیانہ	۳۴/۱۰/۰ "	۳۱/۱۰/۰	"
سوم	۲۴/۱۳/۰	۲۳/۱/۰	"

(ان کرایہ جات میں چار سو میل کا سڑک کا سفر بھی شامل ہے)

باتصویر پمفلٹ اس پتہ سے طلب کریں

چیف کمرشل مینیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

جنرل سروس کمپنی آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہے

(۱) مکان بنانے والے احباب کیلئے ماہر اوورسیر کی زیر نگرانی مطابق نقشہ اور طیار کردہ اسٹیمیٹ کے اندر معمولی کمیشن پر (نگرانی حسابات کی نگہداشت اور روپیہ کی ادائیگی شامل ہے) کم سے کم عرصہ میں عمارت تعمیر کرتی ہے (۲) جائداد کی خرید و فروخت کا انتظام کرتی ہے۔ (۳) قادیان میں جائیداد رکھنے والے دوستوں کی جائیداد و مکانات کی حفاظت اور اس کے کرایہ کی وصولی کا انتظام کرتی ہے۔ (۴) ہر قسم کی بجلی کی فٹنگ اور اس کے سامان کی فروخت کرتی ہے۔

عمارتی سامان۔ لوہا۔ اور سیمنٹ بٹالہ اور امرتسر کے نرخ پر قادیان میں مہیا کرتی ہے۔

مینیجر جنرل سروس کمپنی قادیان

اکسیر تسہیل ولادت

کا وقت پر استعمال کرنا ولادت کی مشکل گھڑیوں کو بفضل خدا آسان کر دیتا ہے۔ بچہ بھی نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ ولادت کے بعد کے دردوں کو بھی دور کر دینے والی دوا ہے۔ قیمت اڑھائی روپے علاوہ محصول ڈاک۔

مینیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

شکریہ

میں مہاتما جی کا لاکھ لاکھ شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے ایک ایسا نسخہ بتلایا کہ جس کے کھانے سے سفید بال سیاہ ہو جاتے ہیں بلکہ آئندہ کیلئے سیاہ ہی کھونٹی نکلنی شروع ہو جاتی ہے بشرطیکہ عمر ۴۵ سال سے زیادہ نہ ہو۔ اب نہ خضاب کی ضرورت نہ تیل کی۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ ۸ مہاتما جی کا بتلایا ہوا نسخہ حرف بحرف ہر پارسل کے ہمراہ ارسال کیا جاتا ہے محصول علاوہ۔

مینیجر سی۔ ایل اینڈ کو ریاست پٹیالہ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۵۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ مختار رام ولد کھڑا رام ذات چھابڑہ سکنہ دوسیوالہ تحصیل بھکر ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۷ ارمئی ۱۹۴۰ء مقرر کیا ہے لہذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۳/۴ (دستخط) خان غلام محمد خان صاحب ایم۔ اے۔ ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۵۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ خان چند ولد گھنیا رام ذات گلیانی۔ سکنہ ہیل تحصیل بھکر۔ ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۷ ارمئی ۱۹۴۰ء مقرر کیا ہے لہذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۳/۴ (دستخط)۔ خان غلام محمد خانصاحب ایم۔ اے۔ ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۵۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ صدیق ولد محمد۔ عالم شاہ ولد صدیق مسماۃ زینب زوجہ صدیق ذات بلوچ سکنہ بھکر تحصیل بھکر ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۱۸ ارمئی ۱۹۴۰ء مقرر کیا ہے لہذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۳/۴ (دستخط) خان غلام محمد خانصاحب ایم۔ اے۔ ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۵۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ موہن رام ولد سیوہ رام۔ رام چند ولد موہن رام۔ ذات ڈنگرہ سکنہ دوسیوالہ تحصیل بھکر ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ یکم اگست ۱۹۴۰ء مقرر کیا ہے لہذا اجائے مذکور پر مقروضین کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۳/۴ (دستخط) خان غلام محمد خانصاحب ایم۔ اے۔ ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۵۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ دواسا ولد غازی ذات جٹ سکنہ غلام مرتضےٰ شاہ تحصیل بھکر ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۷ ارمئی ۱۹۴۰ء مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱/۴ (دستخط) خان غلام محمد خان صاحب ایم۔ اے۔ ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۵۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ پنڈت تولا لال ولد پنڈت مان لال ذات برہمن سکنہ بھکر تحصیل بھکر ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۱۸/۵ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۲/۴ (دستخط) خان غلام محمد خانصاحب ایم۔ اے۔ ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی۔ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۵۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ سلطان ولد جانہ ذات بھٹی سکنہ ڈگر رہتاس تحصیل بھکر ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۶ رجون ۱۹۴۰ء مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۳/۴ (دستخط) خان غلام محمد خانصاحب ایم۔ اے۔ ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۵۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ محبوب ولد غلام اللہ دوایا ولد محبوب ذات ڈریچ سکنہ ڈگر تحصیل بھکر ضلع میانوالی نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام بھکر درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۴۰ء مقرر کیا ہے لہذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۳/۴ (دستخط) خان غلام محمد خانصاحب ایم۔ اے۔ ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ بھکر ضلع میانوالی (بورڈ کی مہر)